

## جب مدد کا حصول بوجھ بن جائے

مدد کرنا انسانیت کے اعلیٰ ترین اوصاف میں سے ایک ہے۔ یہ کسی دوسرے انسان کی مشکلات کو آسان بناتا ہے اور ہمدردی و مروت کا اظہار ہے۔ تاہم، بعض اوقات مدد دینے کا انداز ایک نعمت کو بوجھ میں بدل دیتا ہے۔ خاص طور پر جب مدد دینے والا، مدد لینے والے کو بار بار اپنی مہربانی یاد دلائے یا، اس سے بھی بڑھ کر، دوسروں کے سامنے اس کا چرچا کرے۔

## عطیہ و سخاوت کی اخلاقیات

قرآن مجید اس طرز عمل کے خلاف واضح طور پر خبردار کرتا ہے۔ امداد، خواہ وہ مال کی صورت میں ہو، وقت کی یا محنت کی، اسے کبھی بھی خود ستائی، احسان جتانے یا اپنی سخاوت کی تشہیر سے آلودہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب بھی کسی احسان کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ خواہ وہ لینے والے کے سامنے ہو یا دوسروں کے۔ تو یہ اس کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور دینے والے کے روحانی اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔ حقیقی سخاوت خاموش، باوقار اور بے غرض ہوتی ہے۔

ایک سادہ سا اصول ہماری رہنمائی کرتا ہے: اگر ہم اللہ کی رضا کے لیے دیتے ہیں، تو ہمیں اسے اس طرح بھول جانا چاہیے جیسے ہم نے کچھ دیا ہی نہ ہو۔ ایسا کرنے سے ہم نہ صرف اپنے اجر کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ مدد حاصل کرنے والے کی خودداری کو بھی تقویت دیتے ہیں۔

## وصول کنندہ کے طور پر رد عمل

لیکن اگر صورتحال یہ ہو کہ ہم مدد حاصل کرنے والے ہوں اور ہمیں مسلسل اس کا احساس دلایا جا رہا ہو۔ خواہ براہ راست یا دوسروں کی زبانی۔ تو ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟ اس کا بہترین جواب تلخی یا رنجش سے پیش آنا نہیں، بلکہ عاجزی اور شکر گزاری کا اظہار ہے۔ اس مدد کا مسلسل اعتراف کریں اور صدق دل سے اس کی تائید کریں۔

"جی ہاں، انہوں نے میری مدد کی تھی، اور اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بھرپور اجر عطا فرمائے۔"

اس طرح ہم بیزاری اور چڑچڑے پن سے بالاتر ہو جاتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہمارا وقار کسی دوسرے کے رویے کا محتاج نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ ان کا رویہ ہمارے دل میں کڑواہٹ بھر دے، ہم اس صورت حال کو صبر اور شکر گزاری کی مشق کا ایک موقع بنا لیتے ہیں۔

## ایک بلند تر تناظر

عظمت اس بات میں ہے کہ محض اللہ کی خاطر دیا جائے اور پھر شکریہ یا اعتراف کی تمنا کیے بغیر آگے بڑھ جایا جائے۔ یہ سوچ دینے والے کے مرتبے کو بلند کرتی ہے۔ لینے والوں کے لیے شرافت کا راستہ یہ ہے کہ وہ شکر گزار رہیں، مدد کرنے والے کے حق میں دعا کریں اور اپنے دل میں یہ سچی تڑپ پیدا کریں کہ وہ بھی دوسروں کے ساتھ ایسی ہی مہربانی کر سکیں۔

زندگی ایسے لمحات سے بھر پور ہے جب ہمیں دوسروں کی ضرورت پڑتی ہے اور کبھی دوسرے ہمارے ضرورت مند ہوتے ہیں۔ ہمارے کردار کی تشکیل ایسے ہوتی ہے کہ ہم ان دونوں کرداروں کو کیسے نبھاتے ہیں۔ اگر ہم دینے والے ہیں، تو یہ عمل غرور یا نمائش سے پاک ہونا چاہیے۔ اگر ہم لینے والے ہیں، تو اسے ممنونیت اور وقار کے ساتھ قبول کرنا چاہیے۔

## بہتر طرز عمل کے لیے عملی مشورے

دینے والوں کے لیے:

- خاموشی سے دیں، تشہیر یا ستائش کی تمنا نہ رکھیں۔
- خود کو یاد دلاتے رہیں: "میں اللہ کے لیے دے رہا ہوں، لوگوں کے لیے نہیں۔"
- ایسے الفاظ یا افعال سے پرہیز کریں جو لینے والے کو چھوٹا یا احسان تلے دبا ہوا محسوس کرائیں۔
- شکریہ کی توقع نہ رکھیں؛ اسے دوسروں کی مرضی پر چھوڑ دیں۔

لینے والوں کے لیے:

- خلوصِ دل اور کثرت کے ساتھ شکر ادا کریں، دینے والے کا بھی اور خدا کے حضور اپنی دعا میں بھی۔
- کسی کے احسان جتانے کو رنجش کا سبب نہ بننے دیں، بلکہ اسے مزید شکر گزار ہونے کا موقع سمجھیں۔
- جب بھی ممکن ہو، اس مہربانی کا سلسلہ آگے بڑھائیں۔ جب آپ کی باری آئے تو کسی اور کی مدد کریں۔
- اس بات کو تسلیم کریں کہ مدد کی ضرورت پڑنا انسانی فطرت کا حصہ ہے؛ اسے وقار کے ساتھ قبول کریں۔

## حاصل کلام

جب مدد کا حصول بوجھ بن جائے، تو یہ بذاتِ خود مدد کا عمل نہیں بلکہ اس کے دینے کا انداز ہوتا ہے جو دکھ پہنچاتا ہے۔ ایسے لمحات میں بھی ہمارے پاس انتخاب موجود ہوتا ہے: ہم جھنجھلاہٹ کو رنجش میں بدل دیں یا اپنی شکرگزاری کو دعا کا روپ دے دیں۔ اسی انتخاب میں ہمارا اصل وقار پوشیدہ ہے۔